

تاریخ: [۰۵/۱۱/۲۰۲۴]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فتویٰ نمبر: [۵۸۲]

اعلیٰ تعلیم کے لیے کفار ممالک جانا

### سوال

کفار کے ممالک میں اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے جانا شرعی لحاظ سے کیسا ہے؟ جب کہ صورتحال یہ ہو کہ مسلمان ممالک میں جدید طبی سہولیات مفقود ہوں جس سے آدمی اچھا ڈاکٹر بن سکے۔ تعلیم کے دوران وہاں سکا لرشپ بھی دیا جاتا ہو (کفار سے حاصل کردہ پیسے استعمال کرنا جائز ہے؟) ان ممالک میں بہر حال مسلمان سوسائٹیز موجود ہیں جہاں اچھے خاصے مسلمان رہتے ہیں اور آپ کے ساتھ جانے والے ایسے دوست بھی ہوں جو دین میں ایک دوسرے کو مضبوط کرنے والے ہوں۔

### جواب

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده!  
کسی بھی مسلمان کے لیے کسی ایسے ملک اور معاشرے میں جا کر مستقل اقامت اختیار کرنا جہاں غیر مسلمین کی اکثریت ہو اور وہاں مسلمان کے لیے حلال خوراک، ادائیگی عبادات کے حوالے سے شدید مشکلات ہوں، جائز نہیں۔ اس کا ایمان خطرے میں رہے گا۔ اور اس کی اولاد یقیناً نیم کافر ہو جائے گی اور اس سے اگلی نسل مسلمان نہیں رہ سکے گی اور اس کا سارا وبال اس پہلے شخص پر ہو گا جس نے اپنا ملک چھوڑ کر غیر مسلم معاشرے میں اقامت اختیار کی تھی۔

مشاہدہ بتاتا ہے کہ جنہوں نے غیر مسلم ممالک مستقل رہائشیں اختیار کیں، ان میں سے اکثریت کی بعد والی نسلیں اسلام سے بالکل برگشتہ ہو گئیں۔

اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"أَنَا بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ يُقِيمُ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُشْرِكِينَ". [سنن الترمذی: ۱۶۰۴]

”میں ہر اس مسلمان سے بری الذمہ ہوں جو مشرکوں کے درمیان رہتا ہے۔“

ہاں البتہ کچھ صورتوں میں بلاد کفر کی طرف سفر کرنا جائز ہے، مثلاً:



۱۔ اعلیٰ تعلیم، علاج معالجے وغیرہ کے لیے کسی کافر ملک میں جانے کی گنجائش ہے، خصوصاً جب اپنے ملک میں وہ سہولیات میسر نہ ہوں۔

۲۔ خاص طور پر ایسے کافر ممالک جہاں مسلمان سوسائٹیز بھی ہوں اور مسلمانوں کا وہاں کافی رہن سہن ہو اور جانے والے کی اٹھک بیٹھک عموماً مسلمان لوگوں کے ساتھ ہو۔

۳۔ تیسرا یہ کہ یہ سفر عارضی ہو، مستقل رہائش کی نیت اور ارادہ نہ ہو۔ ان حالات میں تعلیم، علاج اور بزنس وغیرہ ضروری کاموں کے لیے غیر مسلم ممالک کی طرف سفر کرنے کا جواز ہے۔

اگر کسی کی نیت ہو کہ ان ممالک میں تعلیم یا بزنس وغیرہ کے لیے جائیں اور وہاں کی نیشنلیٹی لیکر وہاں مستقل رہائش اختیار کر لیں گے، یہ کئی ایک مفسد کی وجہ سے درست اور جائز نہیں ہے، جیسا کہ بعض کا اوپر ذکر کیا گیا۔

مزید یہ کہ مسلمان کو دیگر ادیان کے اثرات اور اہل ادیان کے منفی اخلاق و کردار اور عقائد و نظریات سے بچانا بھی مطلوب و مقصود ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

«لَا يُتْرَكُ بِحَزْبِ الْعَرَبِ دِينًا». [مسند أحمد ۴/۳۳۱، برقم ۲۶۳۵۲ ط الرسالة]

’جزیرہ عرب میں کسی دوسرے دین کی گنجائش نہیں ہے‘۔

تاکہ کوئی کمزور ایمان کسی باطل مذہب کے اثرات سے متاثر نہ ہو۔ لادینیت، الحاد اور تہذیب و تمدن سے متعلق کتنے ہی فتنے ہیں، جو ایسے لوگوں کے واسطے سے ہی اسلامی معاشروں میں عام ہوئے ہیں۔

حاصل کلام یہ ہے کہ صورتِ مسئلہ کی طرح بعض خاص حالات میں عارضی رہائش کی گنجائش موجود ہے، اور اس دوران وہاں دی جانے والی سہولیات، اسکالرشپس، وظائف کا حصول بھی جائز ہے، لیکن مستقل رہائش اختیار کرنا کسی صورت جائز نہیں۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمین



مفتیان کرام

فضیلتہ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی حفظہ اللہ

جاوید اقبال

فضیلتہ الشیخ ابو عدنان محمد منیر قمر حفظہ اللہ

محمد منیر قمر

فضیلتہ الشیخ محمد ادریس اشرفی حفظہ اللہ

محمد ادریس اشرفی

فضیلتہ الشیخ عبدالحنان سامرودی حفظہ اللہ

عبدالحنان سامرودی

فضیلتہ الشیخ ابو محمد عبدالستار حماد حفظہ اللہ

عبدالستار حماد

فضیلتہ الدكتور عبدالرحمن یوسف مدنی حفظہ اللہ

عبدالرحمن یوسف مدنی

لَجْنَةُ الْعُلَمَاءِ لِلْإِفْتَاءِ  
ULAMA FATWA COUNCIL

لَجْنَةُ  
الْعُلَمَاءِ  
لِلْإِفْتَاءِ